علم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلمہ)

بزبان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)



ف

قاری احسان اللہ محسن نوری نقشبندی صاحب

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہے)

نام کتاب:-

علم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
بزبان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نام مؤلف:- قاری احسان اللہ محسن نوری جنیدی صاحب

نظر ثانی:- مولانا محمد علیم شاہ القادری صاحب

ڈیزائننگ:- ہارون شاہ موبائل:- 0300-5906764

پرنٹنگ:- الاخلاص گرافکس

ایڈیشن:- (1)

تعداد:- (1000)

ہدیہ:- (20)

شعبہ نشر واشاعت

مجلس رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پشاور (بتعاون ابرار احمد چشتی)

رابطے کے لئے:-

(۱) دار الاخلاص، صدف پلازہ، دوکان نمبر 4-3، محلہ جنگی، قصہ خوانی پشاور شہر۔

فون نمبر:- 091-2567539

(۲) مکتبہ جنیدی اینڈ اسلامی کیسٹ اور سی ڈیز مرکز

نزد جامع مسجد، جامعہ جنیدیہ غفوریہ کارخانوں مارکیٹ جمرود روڈ پشاور

رابطہ:- موبائل:- 0345-9059198-0300-5934317

(انتساب)

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

جن کے نورانی فیض سے ہمیں ہدایت نصیب ہوئی۔

﴿ فہرست مضامین ﴾

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالیہ استاذ الاساتذہ کی لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ کا اکثر شوق ہوتا تھا۔ خصوصا ان کی تفسیر تبیان القرآن کو اکثر شوق سے مطالعہ کرتا ہوں۔ دوران مطالعہ بعض ایسے مضامین سامنے آجاتے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ عام مسلمان بھی ان سے مستفیض ہوں مگر ہر ایک آدمی مکمل تفسیر خریدنے کی نہ استطاعت رکھتا ہے اور نہ اس کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ وہ تفسیر کا مطالعہ کرے۔ اس لئے میرے دل میں جذبہ پیدا ہوا کہ بعض موضوعات کے متعلق تفسیر تبیان القرآن کی مختلف جلدوں میں بیان شدہ صحیح احادیث کو جمع کر کے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا جائے۔ تاکہ چھوٹے پمفلٹ ہونے کی وجہ سے عام آدمی پر مال بوجھ بھی نہیں بنے گا۔ اور مطالعہ بھی آسانی سے کر سکے گا۔ نیز جناب سعیدی صاحب مدظلہ العالی نے حدیث شریف کو ذکر کرنے کے بعد متعلق کتاب حدیث کا نام اور رقم حدیث کو ذکر کیا ہے۔ بعض کتاب حدیث میں رقم حدیث نہیں ہے۔ اسلئے میں متعلقہ کتاب حدیث کے کتاب اور باب کو بھی ذکر کر دیا تاکہ اصلی کتاب کی طرف رجوع میں آسانی ہو۔ اور مزید جو حوالہ جات مل سکے ان کا اضافہ بھی کر لیا۔

سردست آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزہ علم غیب عطائی کے متعلق حدیثیں جمع کر دی ہیں۔ جو پیش کی جارہی ہیں۔ علم غیب عطائی کے معجزہ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء ہونے کے متعلق پر شائع شدہ رسالہ انتخاب بخاری کے پیش لفظ کی طرف رجوع کرنا

بڑا مفید ہوگا۔ جو میرے استاد محترم اور جناب علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالیہ کے شاگرد رشید علامہ مولانا محمد اسمیع اللہ نعیمی نے سپرد قلم کیا ہے۔

میری یہ صحیح قلب سے دعا ہے کہ اس رسالے کے شائع کرنے والے اور بالخصوص جناب ظہور الٰہی چشتی گوڑوی ابرار احمد چشتی کو اللہ تعالیٰ دین حق کی خدمت کی مزید توفیق نصیب فرمائے۔ اور ان کے دین حق کی خدمت کے لئے دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ اور ان کو دین حق کی خدمت عطا فرمائے اور یہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں ترقی کا باعث ہو قاری محمد علیم شاہ قادری عبد الخیل، لکی مروت حال پیپل منڈی پشاور۔

CS CamScanner

بسمم اللہ الرحمٰنِ الرحِیم

تقریظ

حضرت علامہ مولانا محمد سمیع اللہ نعیمی صاحب

فاضل عربی، فاضل تنظیم المدارس درس نظامی، ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم فل،
سابق مدرس وناظم جامعہ غوثیہ معینیہ بیرون یکہ توت پشاور

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم و علی آله واصحابه اجمعین اما بعد.

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی آخر الزمان علیہ الصلاۃ والسلام کو بیشمار معجزات عطا فرمائے ہیں۔ان سے ایک علم غیب عطائی کا معجزہ ہے۔بعض حضرات علم غیب کی تعریف سے بیخبر ہونے یا تجاہل عارفانہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس معجزے سے انکار کرتے ہیں اور جن آیات طیبات یا احادیث مبارکہ سے اس معجزے کا ثبوت ہوتا ہے ان میں تاویل کرتے ہوئے کہدیتے ہیں کہ یہ غیب کی خبریں ہیں یا اطلاع یا اظہار علی الغیب ہے یا یہ پیشن گوئی ہے وغیرہ وغیرہ۔

علم غیب کی تعریف:۔ علم غیب وہ پوشیدہ علم ہے جو حواس خمسہ اور عقل سے انسان نہ جان سکے۔مشہور ومعروف تفسیر بیضاوی ہیں امام بیضاوی فرماتے ہیں وهو قسمان مالیس علیه دلیل وهو المعنی بقوله تعالیٰ عنده مفاتح الغیب لایعلمها الا هو۔(تفسیری بیضاوی)
یعنی علم غیب کی دوقسمیں ہیں نمبر 1 وہ علم غیب ہے جس کے جاننے کے لئے کوئی ذریعہ نہ ہو۔اور یہی علم غیب مراد ہے اس آیت کریمہ سے،عنده مفاتح الغیب لایعلمها الا هو۔
اور علم غیب کی دوسری قسم وہ ہے جس کے حصول پر کوئی دلیل ہو اور اس دلیل سے یہ علم غیب حاصل ہو سکے۔اور وہ دلیل وحی الہیٰ یا کشف والہام الہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ وحی کے ذریعے بعض علوم غیبیہ رسول ونبی کو عطا فرما دیتا ہے۔جو اس کے لئے معجزہ ہوتا ہے۔یا کشف والہام کے ذریعہ ولی کامل کو عطا فرما دیتا ہے جو اس کے لئے کرامت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم کو چاہے علم شہادت ہو یا علم غیب، علم ذاتی کہا جاتا ہے۔ اور مخلوق کے علم کو چاہے علم شہادت ہو یا علم غیب، علم عطائی کہا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے عطا سے حاصل ہوتا ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ کسی کو صرف علم سہادت کاملین کو بعض علوم غیبیہ۔

اللہ تعالیٰ کے علم کے ذاتی ہونے کے تصریح علامہ سعد الدین تفتازائی علیہ الرحمتہ نے شرح عقائد نسفیہ میں کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

بخلاف علم الخالق تعالیٰ فانه لذاته لا بسبب من الا سباب.

ترجمہ:۔بخلاف علم خالق تعالیٰ کے۔ کہ یقیناً وہ اس کی ذات کی وجہ سے اسباب میں ے کسی سبب کی وجہ سے نہیں ہے۔ ذات کی وجہ سے ہونے کے اعتبار سے اسے ذاتی علم کہا جاتا ہے۔ جب خالق کا علم ذاتی ہوا تو مخلوق کا علم عطائی ہوگا۔ چنانچہ مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں۔ اور اس آیت نمبر ۱۷۹ سورۃ آل عمران، سے کسی کو شبہ نہ ہو کہ جو علم غیب خصائص باری تعالیٰ سے ہے، اس میں رسل کی شرکت ہوگئی کیونکہ خواص باری تعالیٰ سے دوامر ہیں۔ اس علم کا ذاتی ہونا اور اس کا محیط بالکل ہونا۔ یہاں (رسل علیہم السلام کا علم غیب) ذاتی اس لئے نہیں کہ وحی سے ہے اور محیط اس لئے نہیں کہ بعض امور خاص مراد ہیں۔ (تفسیر بیان القرآن از مولانا اشرفعلی تھانوی زیر آیات نمبر ۱۷۹ سورۃ آل عمران اس بیان سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علم غیب کے لئے دو باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس کا علم غیب ذاتی عطائی نہیں اور دوسری بات یہ کہ وہ محیط بالکل ہے۔ تو رسول و نبی کا علم غیب عطائی ہوگا اور محیط بالکل نہیں ہوگا۔ بلکہ علم غیب الٰہی کا بعض ہوگا۔ اور یہی عقیدہ درست ہے کہ شرک بھی لازم نہیں آتا اور رسول و نبی کے معجزہ علم غیب عطائی کا انکار بھی لازم نہیں آتا۔

بعض حضرات کا یہ کہنا کہ غیب کی خبر اور اطلاع علی الغیب اور اظہار علی الغیب کو علم غیب عطائی کہنا درست نہیں۔ تو ان کی یہ بات تین وجہوں سے درست نہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ غیب کی خبریں ہو یا اطلاع علی الغیب یا اظہار علی الغیب تمام

صورتوں میں رسول اور نبی کو علم وحی کے ذریعہ دیا جاتا۔ ارشاد پروردگار ہے تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم وحی کرتے ہیں (اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپ کی طرف اور وحی کے ذریعے سے رسول اور نبی کو حاصل ہونے والا علم، علم غیب عطائی ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ غیب کی تعریف اس پر صادق ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ غیب کی خبر یا اطلاع یا اظہار علی الغیب یہ علم کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ چنانچہ عقائد نسفی میں امام عمر بن محمد النسفی فرماتے ہیں۔ اسباب العلم للخلق ثلاثۃ الحواس السلیمۃ والخبر الصادق والعقل۔ یعنی مخلوق کے لئے علم کے اسباب تین ہیں نمبر ۱ حواس خمسہ سلیمہ نمبر ۲ خبر صادق ۳ عقل تو خبر علم کے لئے مسبب ہے اور علم مسبب ہے اور حصول مسبب کے بعد مسبب حاصل ہو جاتا ہے۔ تو غیب کی خبر کے بعد جو وحی والہام وکشف کے ذریعہ ہو علم غیب حاصل ہوگا، ورنہ تخلف لازم آئیگا مسبب کا مسبب کے موجود ہونے کے بعد۔ اور یہ باطل ہے۔ کیونکہ یہاں سبب و مسب میں تلازم ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی خبر انبیاء کے لئے علم غیب کا سبب ہے۔ خبر اللہ وخبر الملک سبب العلم اور انبیاء علیہم السلام (نبراس شرح عقائد نسفی 9) تیسری وجہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مفسرین قرآن مجید اور علمائے اُمت محمدیہ نے وحی وکشف والہام کے ذریعہ حاصل ہونے والے علم کو غیب کہا۔

حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کان رجلا یعلم علم الغیب. یعنی حضرت خضر علیہ السلام کو علم غیب عطائی حاصل تھا۔ تفسیر طبری جامع البیان ج ۱۵ ص ۱۸۱ زیر آیت وعَلَّمنا مِنُ الّدنا عِلُما کماً ذکرُ نا مِنَ الَخُیِر۔

۲۔ عَنِ ابُنِ عَبّاسٍ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنھما قبل من انه کان رجلا یعمل علی الغیب قد علم ذلک یعنی حضرت خضر علیہ السلام ایک شخص تھے جو غیب کے مطابق عمل کرتے تھے اور اس کو غیب کا علم تھا۔

۳۔ امام بیضاوی شافعی وعلمناہ من لدنا (کہف:۶۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ھما یخص بنا ولا یعلمہ الا بتو فیقنا وھو علم الغیوب تفسیر بیضاوی. خضر علیہ السلام کو ہم نے اپنے پاس سے علم دیا جو ہمارے ساتھ خاص ہے اور جس کو ہماری توفیق کے بغیر کوئی نہیں جانتا اور وہ غیوب کا علم ہے۔

۴۔ علامہ آلوسی حنفی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

علمناہ من لدنا علما وھو علم الغیوب (تفسیر روح المعانی زیر آیت پارہ ۱۲ اص ۳۲)

ترجمہ:۔ خضر علیہ السلام کو ہم نے اپنے پاس سے علم دیا اور وہ غیوب کا علم ہے۔

۵۔ اس کی تفسیر میں امام قرطبی مالکی فرماتے ہیں۔

علمناہ من لدنا علما ای علم الغیب (تفسیر قرطبی ۱۲/۱۲)

ترجمہ:۔ خضر علیہ السلام کو ہم نے اپنے پاس سے علم دیا یعنی علم غیب۔

۶۔ علامہ ابو سعود حنفی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

وعلمناہ من لدنا علما....وھو علم الغیوب (تفسیر ابو سعود)

اور خضر علیہ السلام کو ہم نے اپنے پاس سے علم دیا۔۔۔اور وہ علم غیوب ہے۔

۷۔ علامہ شوکانی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وعلمناہ من لدنا علما...من علم الغیب الذی استاثرہ (تفسیر فتح القدیر)

اور خضر علیہ السلام کو ہمنے پاس سے علم دیا۔۔۔اس علم غیب سے جو ہمارے لئے خاص ہے۔

۸۔ علامہ اسماعیل حقی حنفی لکھتے ہیں۔

وعلمناہ من لدنا علما، ھو علم الغیب (تفسیر روح البیان)

اور خضر علیہ السلام کو ہم نے اپنے پاس سے علم دیا وہ علم غیب ہے۔

۹۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء. (آل عمران:۱۷۹)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام رازی لکھتے ہیں۔

وما کان اللہ لیجعلکم کلکم عالمین با لغیب من حیث یعلم الرسول حتی تصیر وامستغنین عن الرسول (تفسیر کبیر زیر آیت بالا)

یعنی اللہ تعالیٰ تم سب لوگوں کو علم غیب نہیں دینا چاہتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو علم غیب دیا ہے تا کہ تم رسول سے مستغنی نہ ہو جاؤ۔

۱۰۔ علامہ علاؤالدین خازن وما ھو علی الغیب بضنین (تکویر:۲۴) کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

انہ یا تیہ علم الغیب ولا یبخل بہ (تفسیر خازن زیر آیت بالا)

یعنی آپ صلی اللہ والہ وسلم کے پاس بذریعہ وحی وعلم غیب آتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسمیں بخل نہیں فرماتے۔

مختصراً یہ چند حوالے پیش کئے گئے تا کہ طوالت نہ ہو۔ ورنہ اس سے زیادہ کئی کتابوں میں سلف صالحین کے تصریحات موجود ہیں۔

قاری محمد علیم شاہ قادری نے اچھی کوشش کی ہے کہ آنخصرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عطائی علم غیب کے ثبوت میں یہ چند صحیح حدیثیں جمع فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے اور عوام مومنین کے نافع بنائے اور اس کو قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ اور شائع فرمانے والوں کے ترقی درجات کا زریعہ بنادے۔

مولانا محمد سمیع اللہ غفرلہ اللہ ڈاکٹر اسلامیات زرعی تربیتی ادارہ جمرود روڈ پشاور یونیورسٹی۔

بسمم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم غیب مصطفی قرآن اور حدیث کی روشنی میں

ہم اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دن سے لیکر آخری دن تک کا علم دیا ہے اور وہ تمام علوم جو کہ لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اپنی ذات اور صفات کے متعلق علم بھی حضور کا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔

تمام جزئیات خمسہ کا علم آپ کو دیا ہے جس میں قیامت کا وقت بھی شامل ہے العرض ما کان وما یکون کا علم آپ کو عطا فرمایا۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب عطائی حادث ہے اللہ جل شانہ کا علم غیب ذاتی اور قدیم ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہرگز ہرگز اللہ جل شانہ کے علم کے برابر نہیں۔ اللہ جل شانہ کا علم غیر متناہی ہے اور اللہ جل شانہ کے حبیب کا علم متناہی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تدریجًا عطا ہوا قرآن کریم کی آخری آیت جب نازل ہو چکی تو حضور کا علم مکمل ہوا لہذا ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو علم غیب عطا کیا تدریجًا تدریجًا

غیب کی تعریف

سب سے پہلے غیب کی تعریف جاننی چاہیے تفسیر بیضاوی نے غیب کی یوں تعریف کی ہے "ھو الخفی الذی لا یدرکہ الحس ولا تقتضیہ بداھۃ العقل" یعنی غیب وہ پوشیدہ چیز ہے جس کو حواس خمسہ اور عقل کے ذریعے معلوم نہ کیا جا سکے۔

CamScanner

علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دلائل سے معلوم ہو جیسے جنت، دوزخ، جنات اور فرشتے وغیرہ۔ دوسری قسم وہ علم غیب ہے جو دلائل سے معلوم نہ ہو جیسے قیامت کا علم، انسان کی وفات کا وقت یا انسان کا نیک بخت یا بد بخت ہونا۔

ہمارے اس دعوے پر ہمارے پاس قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے دلائل ہیں۔

سب سے پہلی دلیل قرآن مجید کے چوتھے پارے سورہ آل عمران کی یہ آیت مبارکہ ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ نہیں ہے اللہ جل شانہ کہ مطلع کرے تمہیں غیب پر لیکن اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے اس کا ارادہ ہو۔

اس آیت کا شان نزول تفسیر روح المعانی یہ لکھا ہے کہ مشرکین مکہ اور کفار کہتے تھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ سچے رسول ہیں تو بتائیں کہ کون مسلمان ہیں اور کون کافر ہیں حضور نے فرمایا میری امت مجھے اپنی صورتوں سمیت حاضر کی گئی جیسے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے مخلوق پیش کی گئی تھی تو میں سمجھ گیا، مجھے معلوم ہو گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون مجھے پر ایمان نہ لائیگا جب منافقین نے یہ بات سنی تو کہنے لگے کہ ہم تو ان کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے ہیں ہمارا علم انکو نہیں ہے تو اللہ جل شانہ نے فرمایا "ما کان اللہ لیطلعکم"

تو اس آیت سے پتہ چلا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب دیا ہے لہذا یہ آیت منافقین پر رد ہے دلیل اس بات پر یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ

CS CamScanner

وسلم مسجد میں تشریف فرماتے تو اس مجلس میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اُخرُجْ یَا فُلَانْ فَاِنَّکَ منافِقٌ اُخرُجْ یَا فُلَاں فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ"
نکل جائے فلاں تو منافق ہے نکل جائے فلاں تو منافق ہے یہاں تک کہ سولہ منافقین کو مجلس سے نکال دیا۔ تو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے علم غیب عطا فرمایا تھا۔

دوسری دلیل قرآن مجید کی سورہ نساء پارہ نمبر 5 آیت نمبر 113 ہے جس میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے "وعلمک مالم تکن تعلم" اور علم دیا اللہ جل شانہ نے آپ کو اُن چیزوں کا جن پر آپ علم نہ رکھتے تھے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "علمک مالم تکن تعلم" ای علم الغیب "یعنی علم غیب۔ اور تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی نے لکھا ہے کہ "ای من الاحکام والغیب" یعنی احکام اور غیب۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے علم غیب دیا ہے۔

تیسری دلیل یہ آیت کریمہ ہے سورہ انعام پارہ 7 میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ "وَلَا رَطْبٍ وَلَا یَابِسٍ اِلَّا فِی کِتٰبٍ مبین" اور کوئی گیلی اور نہ کوئی سوکھی چیز ہے مگر اس کا علم کتاب مبین میں ہے۔ دوسری آیت میں سورہ رحمٰن پارہ 27 "الرحمن علم القرآن" رحمٰن وہ ذات ہے جس نے محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سکھایا۔ تو ان آیتوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ہر سوکھی اور گیلی چیز کا علم دیا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سی آیتیں حضور کے علم غیب عطائی حادث کیلئے بطور دلیل

CamScanner

کے موجود ہیں لیکن اختصار سے کام لیتے ہوئے انہیں پر اکتفا کرتا ہوں اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے ماخذ احادیث نبویہ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

سب سے پہلی حدیث (بخاری شریف جلد 1 کتاب بدالخلق صفحہ 453) کی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قَامَ فِیْنَا رسولُ اللہ مقامًافَاَخبَرَ نا عَن بَدْءِ الْخَلقِ حتّٰی دَخلَ اَھلُ الْجَنَّۃِ مَنازِلَھُم وَاَھْلُ النَّارِ مَنا زِلَھُم حَفِظَ ذَالِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ" اوکما قال علیہ السلام۔

ترجمہ:- حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ پھر خبر دی ہمیں مخلوق کی پیدائیش سے لیکر یہاںتک کہ جنتی اپنے مقام میں داخل ہو گئے اور دوزخی اپنے مقام میں یاد رکھیں یہ باتیں جس نے ان کو یاد کیا اور بھلا دیا جس نے انہیں بھلا دیا۔

دوسری حدیث شریف مسلم شریف صفحہ 390 "اِنَّ اللہ زَوٰی لِـــیَ الاُرضَ فَراَیْتُ مَشَارِ قَھاو مَغَارِ بَھا وَاِنَّ اُمَّتِی سَیَبْلُغ مُلْکُھا مَا زَوَالِیَ مِنھَا"

ترجمہ:- بے شک اللہ جل شانہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ لیا تو میں نے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا اور قریب ہے کہ میری اُمت کی حکومت اس جگہ تک پہنچ جائیگی جہا تک میرے لیے زمین کو سمیٹا گیا تھا۔

پہلی حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک ہر چیز کا علم دیا ہے اور دوسری حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم تھی میرے صحابہ یا تابعین، تبع

تابعین کی دنیا پر حکومت آئیگی۔ تیسری حدیث شریف جو دلیل ہے ہمارے لیے وہ بخاری شریف جلد 1 صفحہ 519 کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ایک دن احد کے پہاڑ پر چڑھے تو ان کے چڑھنے کی وجہ سے پہاڑ لرزنے لگا تو حضور نے پہاڑ کو قدم مبارک سے ضرب لگائی اور فرمایا اے احد کے پہاڑ! بے قرار نہ ہو اس لیے کہ تم پر یک نبی ،ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ تو اس حدیث سے صراحتا یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور کو علم غیب تھا کیونکہ صحابہ کرام کی شہادت سے پہلے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی شہادت کا علم تھا۔ چوتھی حدیث شریف مسلم شریف جلد 2 صفحہ 102 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر شروع ہونے سے پہلے ہمیں مشرکین کے قتل ہونیکی جگہیں دکھادیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کل انشاء اللہ فلاں مشرک یہاں قتل ہوگا ،فلاں مشرک یہاں قتل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا ہے کہ جن مقامات کی حضور نے نشاندہی فرمائی تھی ان جگہوں سے ایک مشرک بھی آگے پیچھے قتل نہیں ہوا بلکہ اسی جگہ قتل ہوئے۔ عزیزان من آنیوالے ایک منٹ یا ایک گھنٹے میں کیا ہوگا کسی کو علم نہیں ہوا تھا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کل کے واقعے کی خبر دے رہے ہیں اور کفار کے قتل کی جگہ کی نشاندہی اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ جل جلالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا تھا تمام تحریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی حادث دیا تھا۔

CamScanner

(علم غیب مصطفی پر اعتراضات اور اُن کے جوابات)

بسمم اللہ الرحمٰنِ الرحِیم

الحمدللہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ المصطفٰی امابعد فقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید وفرقانہ الحمید اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسمم اللہ الرحمٰنِ الرحِیم

ہمارے اہلسنت وجماعت کا عقیدہ اور دعوی ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب صلوٰ اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی اور جزئی فرمایا ہے تدر یجًا تدر یجًا

لیکن اس علم غیب اور اللہ تعالیٰ کے علم میں فرق ہے اسلئے کہ اللہ کا علم غیب قدیم ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب دیا گیا ہے وہ حادث ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب دیا گیا ہے وہ عطائی ہے اور اللہ رب العزت کا علم ذاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم غیب غیر متناہی اور لا محدود ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب متناہی اور محدود ہے اللہ کا علم واجب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ممکن ہے لیکن جب کبھی بھی ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی بات کرے تو مخالفین کی جانب سے اعتراضات کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انشاء اللہ ان اعتراضات ضعیفہ کا جواب قران اور حدیث سے دیتے ہیں۔

پہلا اعتراض مخالفین کا پہلا کمزوری اور بے جا اعتراض یہ ہے کہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے اور یہ اللہ کا خاصہ مخلوق کو دینا کفر ہے لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب ثابت کرنا کفر ہوا۔

جواب:- ہم اہلسنت والجماعت اس اعتراض کا یہ جواب دیتے ہیں کہ تیرا یہ اعتراض جہل پر مبنی ہے۔ اسلئے کہ جب تو یہ کہے کہ یہ اللہ کا خاصہ مخلوق کو دینا ہے تو خود اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان صفات سے موصوف کیا ہوا ہے جو صفات باری تعالیٰ ہے۔

جیسے اللہ کا ارشاد ہے۔ ان اللہ غفور رحیم مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی فرمایا لقد جائکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم، تو اللہ بھی رحیم ہے اور حضور بھی رحیم ہیں۔

تو یہاں تیرا یہ فتوی قران کی رو سے غلط ثابت ہوا۔

دوسرا جواب:- اس اعتراض کا یہ ہے کہ جو جاہل یہ اعتراض کرے اس سے ذرا پوچھا جائے کہ تو زندہ ہے یا مردہ تو فوراً اپنی زبان گستاخ کھولے گا اور کہے گا کہ میں زندہ ہوں تو بتاؤ کہ یہاں تو تو خود اپنے فتوے کے زیر میں آیا اسلئے کہ یہ زندہ ہونا تو اللہ کی صفت ہے۔

اللہ لا الا الا ہو الحی القیوم، اور حیّ کا معنی زندہ ہے۔

ا[illegible] صفت کو اپنے لیے ثابت کر رہا ہے۔ لہذ تو ناراض نہ ہو [illegible] ی

[illegible] دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ جہلاء کہتے [illegible]

ہے۔

قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا

ترجمہ:- فرمادے اے حبیب کہ اسمانوں اور زمینوں میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے سوائے اللہ تعالیٰ کے تو لہذا اس آیت کریمہ میں لفظ الا آیا ہے اور یہ اس بات کی

دلیل ہے کہ علم غیب صرف اللہ جانتا ہے۔اللہ کے علاوہ کوئی بھی علم غیب نہیں جانتا۔

جواب:۔ ہم اس کا پہلا جواب یہ دیتے ہیں۔کہ تو نے لفظ الا کو دیکھ کر خوشی محسوس کی مگر جناب آپ علم سے ناواقف ہے۔ورنہ اگر آپ تھوڑا سا بھی علم نحو سے واقف ہوتے اس لئے علم نحو کا مشہور قاعدہ ہے۔کہ جس چیز کی نفی ما یا لا کے ذریعے کی جائے تو الا کے ذریعے اس علم ذاتی کی ثبوت ہوگی تو صحیح ہے ہم اسی کے قائل ہے اور مراد بھی یہی ہے۔اور اگر تو بعض رسول میں گرم ہوکر یہ کہے کہ یہاں نفی علم غیب عطائی کی ہوئی ہے تو پھر الا کے ذریعے ثبوت بھی اسی علم غیب عطائی کی ہوگی تو پھر اللہ کیلئے عطائی ثابت کرنا کیسا ہے خود کافر ہوجاوگے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت میں نفی ذاتی اور عطائی دونوں کی ہے تو پھر بھی وہی بات جو پہلے گزر چکی۔ذاتی کی نفی تو صحیح مگر عطائی کی ثبوت اللہ کیلئے اللہ کو محتاج ماننا ہے اور یہ بڑا کفر ہے۔

دوسرا جواب ہم یہ دیتے ہیں۔کہ یہ آیت کریمہ ہم حمل کرینگے اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی کلی پر ورنہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو خود قرآن کریم میں بہت سے مقامات پہ حضور ﷺ کیلئے علم غیب کا ثبوت ہے وما ھو علی الغیب بضنین240التکویر

وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء العمران1790

عٰلم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الجن27-26

اگر یہ نہ مانا جائے تو تعارض آئے گا قران میں تعارض نہیں ہے۔

افتومنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض

تیسرا اعتراض:- مخالفین کی جانب سے تیسرا اعتراض یہ ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت سورۃ الانعام آیت 59 میں ارشاد فرماتا ہے۔ وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو

ترجمہ:- اور اسی کے پاس کنجیاں غیب کی ہیں جانتا نہیں سوائے اُس کے کوئی بھی غیب کو۔ اس آیت کریمہ کا ہم یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ اس سے علم غیب ذاتی کی کنجیاں مراد ہیں۔ اور وہ بے شک اللہ کے پاس ہیں۔ دوسری بات اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ غیب کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔ تو اس سے آپ کیا مراد لیتے ہیں۔ کہ وہ کسی کو کنجیاں نہیں دیتا یہ تو مختصر المعانی کا قاعدہ ہے کہ تصریح باسم شی سے ماعدا کی نفی نہیں ہوتی ورنہ اگر آپ کے عقیدہ کے مطابق یہ کنجیاں اللہ کسی کو نہیں دیتا تو پھر اسکی ایک اور نظیر بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان الله عنده اجر عظيم یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔ تو کیا جو اسکی اطاعت کریں اللہ اُسکو اجر عظیم دیگا یا نہیں جب کہ اجر عظیم دیتا ہے اور یقیناً دیتا ہے۔

تو اس لیے اس آیت کریمہ میں بھی کنجیاں غیب کی اضافت اللہ کی طرف ہے مگر جب وہ چاہے تو اپنے مقبول بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ اور اگر آپ کے عقیدئے کے مطابق نہیں دیتا تو پھر قرآن کی بعض آیات کو ماننا اور بعض سے انکار کرنا لازم آئیگا اور یہ مسلمان کا شیوہ نہیں۔ اور اس تطبیق سے اگر آپ انکار کریں تو قرآن میں تعارض آتا ہے اور حال یہ ہے کہ قرآن میں تعارض نہیں ہیں۔ اللہ فرماتا ہے۔

لو كان من عند غير الله لو جدوا فيه اختلافا كثيرا

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا علم دیا ہے۔ قرآن سے پوچھتے ہیں۔

پارہ 5 سورۃ النساء آیت 113 میں اللہ ارشاد فرماتا ہے۔

وعلمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما

ہم بھی اس بات کے قائل ہیں کہ مکی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے کل یعنی علم غیب نہیں عطا فرمایا تھا۔ اسلیئے کہ ہمارا دعوی بھی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے مگر تدریجا تدریجا اور اس سے مراد یہی ہے۔ کہ درجہ بدرجہ علم دیا گیا یعنی جتنا قرآن کے نزول میں اضافہ ہوتا رہا اتنا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اضافا ہوتا رہا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اللہ نے آپکو علم غیب کی دولت سے نوازا۔ اور یہ علم غیب عطائی جزئی قرآن کریم کی آیتوں سے ثابت ہے۔ اور ان آیات کریمہ کا انکار کرنے والا ایسا کافر ہے جیسے ابو جہل کافر ہے۔

اعتراض نمبر 4:- مخالفین کی جانب سے ایک اور کمزور سا اعتراض ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ و لا اعلم الغیب

اس آیت کریمہ میں تو یہ بتایا گیا ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجیئے کہ اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور تم لوگ حضور کیلیئے علم غیب ثابت کرتے ہو۔

جواب:- ہم اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ قرآن کریم کی ایک آیت کو لیکر دوسری بہت سی آیات کا انکار کن کا کام ہے افتومنون ببعض الکتب و تکفرون ببعض

اس آیت کریمہ میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہے کہ میرے پاس خزانے نہیں اور میں علم غیب نہیں جانتا مگر سورۃ الجن کی آیت 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عٰلم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ار تضی من رسول

تو یہاں اس آیت کریمہ میں غیب ثابت ہو رہا ہے اور پہلی آیت میں نفی ہو رہا ہے۔ تو صورۃً ان دونوں آیات میں تعارض معلوم ہوتا ہے۔ اور قرآن میں اختلاف نہیں جس پر ہم پہلے بھی دلیل دے چکے ہیں۔ ولو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافا کثیرا اور اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کیطرف سے ہوتا تو پاتے اس میں بہت اختلاف۔

قرآن اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اس لیے اس میں اختلاف بھی نہیں۔ تو ان آیات میں تطبیق کی صورت یوں ہوگی۔ کہ پہلی آیات کریمہ کا حمل ہم علم غیب ذاتی کلی پر اور دوسری آیات کریمہ کا حمل علم غیب عطائی جزئی پر کرتے ہیں۔ اسلئے ذاتی علم اللہ کا خاصہ ہے۔ اور عطائی علم مخلوق کا خاصہ ہے۔ اور خالق اور مخلوق کی صفات کے درمیان تمیز کرنا چاہیے۔

مخالفین کی جانب سے ایک اور اعتراض جسمیں توہین رسالت واضح نظر آرہا ہے۔ وہ اعتراض یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو واقعہ افک میں جب حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جب تہمت کی ہوا لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ کی صفائی کیوں نہیں بیان فرمائی؟

اس کا جواب تو بخاری شریف میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنی اہلیہ کے حال سے خوب واقف ہوں مگر آپ رضی اللہ عنہا کی صفائی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تو مخالفین بھی کہتے کہ آپ تو اسلئے صفائی بیان کر رہے ہے کہ یہ آپکی زوجہ ہے

اور ان پر تہمت ہے۔ اور شوہر کی گواہی اپنی زوجہ کے حق میں قابل قبول بھی نہیں ہوتی۔
اور اگر پھر بھی مخالفین کہیں کہ علم غیب نہیں دیا گیا تھا تو یہ سورت چونکہ مکی ہے جب مدنی دور شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرما دیا۔

وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماہ

وما کان اللہ لیطلعکم لبطلعکمہ علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء

ایک اور اعتراض کہ یہ نادان اور بے وقوف جو ہم پہ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ تم لوگ اپنے آپ کو تو حنفی المذہب احناف کہتے ہو تو تمہارے حنفی فقہ کی کتابوں مثلاً فتاوٰی قاضی خان اور فتح القدیر میں یہ بات موجود ہے کہ جس نے یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب دان ہیں تو وہ کافر ہے تو لہٰذا تم بھی کافر ہو گئے۔

جواب:- اس کا جواب ہم یوں دیتے ہیں کہ بھائی آپکو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ادلہ شرعیہ کتنے ہیں تو ہمیں جواب ملتا ہے کہ چار ہیں۔ مگر ہم کہیں گے کہ نہیں پانچ ہیں اسلئے کے تم لوگوں نے قاضی خان اور فتح القدیر کو بھی دلیل بنا دیا۔

اسکا اُصولی جواب ہم یہ دیتے ہیں۔ کہ قول قاضی خان اور فتح القدیر کو ہم حمل کرینگے اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی پر۔ اس سے علم غیب ذاتی مراد ہے۔

اور اگر یہ مخالفین پھر بھی سینہ زوری کریں اور نہ مانیں۔ تو پھر اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے کہ جب خبر واحد اور کتاب اللہ کا آپس میں معارضہ ہو اور جمع ممکن نہ ہو تو خبر واحد متروک ہوگی تو جب خبر واحد متروک ہے تو پھر یہ فتح القدیر اور قاضی خان کی عبارت بھی کتاب اللہ کیساتھ معارض ہے لہٰذا ہم اسے متروک کرینگے۔

مخالفین کا ایک اور اعتراض مشکوٰۃ شریف اور بخاری شریف میں ایک حدیث پاک موجود

ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ جس نے یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے تو اُس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔

جواب:- اس حدیث کو ہم اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی پر حمل کرتے ہیں یعنی جس نے یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب ذاتی کلی جانتے ہیں۔ اس سے مراد بھی یہی ہے اور ہم بھی اس کی قائل ہیں۔

اور دوسرا جواب بھی ہے کہ صحاح ستہ کی مشہور کتاب بخاری شریف، مسلم شریف اور ابن ماجہ اور ترمذی شریف اور ابو داؤد شریف میں بہت سے احادیث وارد ہیں جس میں علم غیب جزی عطائی کا ثبوت ہے۔ اور یہ تمام احادیث قولی ہیں۔

اور قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ان قولی احادیث کے مقابلے میں متروک ہے۔

تو تمام تحریر کا خلاصہ یہ ہوا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطائی جزی طور پر تدریجًا تدریجًا دیا ہے۔ اور قرآن کریم کی مکی سورتوں میں یا احادیث کریمہ میں جو نفی آئی ہے وہ علم غیب ذاتی کلی کی نفی ہے یا اسوقت کا ذکر ہے جب آپکو اللہ تعالیٰ نے علم غیب نہیں عطا فرمایا تھا۔

جن مفسرین اور علماء کا اس پر اتفاق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی جزی تدریجًا تدریجًا یعنی ماکان ومایکون کا علم دیا ہے درجہ ذیل ہے۔

آخر میں دیوبندیو کے مشہور عالم مفتی محمد شیفیع صاحب کا ایک قول بھی پیش نظر ہے۔ آپ اپنی تفسیر معارف القرآن سورۃ الاحقاف آیت 9 کے نیچے رقم طراز ہیں۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے بارے میں تقاضاء ادب "یوں نہ کہا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہ جانتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے علم غیب کے متعلق احادیث

حدیث 1 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما ہوئے اور قیامت تک جو اُمور پیش ہونے والے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا اور وہ سب اُمور بیان کر دیے۔ جس نے ان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے ان کو بھلا دیا اس نے بھلا دیا، اور میرے ان اصحاب کو ان کا علم ہے ان میں سے کئی ایسی چیزیں واقع ہوئیں جن کو میں بھول چکا تھا جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ یاد آ گئیں جیسے کوئی شخص غائب ہو جائے تو اس کا چہرہ دیکھ کر اس کو یاد آ جاتا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

حوالاجات:-

صحیح تبیان القرآن۔ ج 4 ص 472۔ حدیث 1

(۱) صحیح البخاری، ص 55، کتاب القدر 82، باب 4، حدیث 6604

(۲) صحیح مسلم، ص 1179، کتاب الفتن 52، باب 6، حدیث 7263

(۳) سنن ابوداود، ص، 1531، کتاب الفتن 34، باب 1، حدیث 4240

(۴) مسند احمد بن حنبل، ج 7، ص 701، مسند حذیفہ بن ایمان، حدیث 23663

(۵) دلائل النبوۃ، ج 6، ص 312

(۶) الصحیح بین الصحیحین، ج 427، کتاب النبوۃ، باب فی المعجزات صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث 2755

CamScanner

حدیث 2 حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دی حتیٰ کہ ظہر آ گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور نماز پڑھائی، پھر منبر پر رونق افروز اور ہمیں خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر آ گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم کو خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ما کان وما یکون (جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے) کی خبریں دیں،

پس ہم میں سے زیاد عالم وہ تھا جو سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج4، ص472، حدیث2

(۱) صحیح مسلم شریف، ص1176، کتاب الفتن 52، باب6، حدیث (7267)25(2892)

(۲) دلائل النبوۃ للامام البیھقی، ج6، ص313

(۳) صحیح مسلم شریف (اُردو)، ج3، ص1043، حدیث 7267

(۴) شرح صحیح مسلم (اُردو)، ج7، ص761، حدیث 7139

(۵) الجمع بین الصحیحین، ج2 ص427 حدیث 2757

حدیث 3 حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخلوق کی ابتداء سے خبریں دینی شروع کیں حتیٰ کہ اہل جنت اپنے ٹھکانوں میں داخل

ہو گئے اور اہل دوزخ اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئے جس نے اس کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا
اور جس نے اس کو بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص472حدیث 3

(۱) صحیح البخاری ص258 کتاب بدءالخلق 59 باب 1 حدیث3192

(۲) سنن ترمذی ج3 ص223 کتاب الفتن 34 حدیث2119

(۳) مجمع الزوائد ج8 ص472 کتاب علامات النبوۃ باب23 حدیث13972

(۴) مسند احمد ج6 ص237 مسند المغیرہ بن شعبۃ حدیث18411

(۵) نزھۃ القاری، ج4، ص283، تاب بدءالخلق، حدیث1710

حدیث 4 حضرت ابو خدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-
ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں چھوڑا کہ فضا میں جو بھی اپنے پروں سے اڑنے والا پرندہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سے متعلق علم کا ذکر کیا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص473حدیث4

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، جلد 7، ص167، مسند ابوزر الغفاری، حدیث21689

(۲) مواود الظمان، ج۱، ص57، کتاب العلم 2، حدیث 71،

(۳) مجمع الزوائد، جلد 8، ص472، کتاب علامات النبوۃ، باب23 حدیث13971, 13973

حدیث 5 حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تمام روئے زمین کو میرے لیے سکیٹر دیا ہے سو میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کی زمین میرے لیے سیکٹر دی گئی تھی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے ہیں۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص473حدیث5

حدیث 6 حضرت سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوات پکڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا اے معاویہ اگر تم کو کسی علاقہ کا والی بنا دیا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس وقت سے یہ یقین تھا کہ مجھے منصب کا والی بنایا جائے گا۔ اور اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص473حدیث6

(ا) مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، ص 778، مسند معاویہ بن سفیان حدیث 17057

حدیث 7 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ میں ہوگی اور ملوکیت شام میں۔

CamScanner

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص474حدیث 7

(ا) دلائل النبوہ، جلد 6،ص 447

حدیث 8 حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:-

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر آئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر سہلا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو سمندر کے راستے جہاد کریں گے۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی پھر سو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر ہنس رہے ہیں فرمایا مھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔

بخاری کی روایت میں ہے میری امت کا جو پہلا لشکر قیصر کے شہر میں جہاد کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔

حوالہ:- بخاری شریف ص235 کتاب الجھاد باب 93 حدیث 2924

میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا کریں کہ اللہ مجھے ان میں سے کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پہلے لشکر میں سے ہو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر کے راستہ جہاد میں گئیں وہ اپنی سواری سے گر گئیں ان کو سمندر سے نکلا گیا تو جان بحق ہو چکی تھیں۔

CamScanner

والاجات:-

تبیان القرآن ج4ص474حدیث8

۱) صحیح البخاری ص224، کتاب الجهاد56، باب3، حدیث2788

۲) مسلم شریف، ص1019، کتاب الجهاد21، باب49، حدیث4934

۳) سنن الترمذی، جلد2، ص352، کتاب فضائل الجهاد23، باب15، حدیث1645

۴) سنن ابوداؤد، ص407، کتاب الجهاد15، باب10، حدیث2490

۵) سنن انسائی ماجه، جلد3، ص352، کتاب الجهاد24 باب10، حدیث2776

یث 9 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ں ہوگی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہو تو میں بنوفلاں اور بنوفلاں کا نام ں-

والاجات:-

تبیان القرآن ج4ص474حدیث9

۱) دلائل النبوۃ، جلد6، ص465

۲) صحیح البخاری، ص293، کتاب المناقب61 باب25، حدیث3604، 3605

۳) صحیح البخاری، ص589، کتاب الفتن92 باب3 حدیث7058

حدیث 10 حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس نے فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا جس نے راستہ میں ڈاکوؤں کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عری رضی اللہ عنہ! کیا تم نے الحیرہ دیکھا ہے میں نے کہا میں نے امن کو دیکھا تو نہیں لیکن مجھے اس کی خبر دی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم ایک مسافرہ کو دیکھو گے جو الحیرہ سے سفر کر کے کعبہ کا طواف کرے گی اور اس کی اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا میں نے اپنے دل میں کہا پھر اس شہر کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں میں فتنہ اور فساد کی آگ بھڑکا دی ہے۔ (پھر فرمایا) اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور اس کو لینے والے کو ڈھونڈ لے گا اور اسے کوئی شخص نہیں ملے گا جو اس کو قبول کر لے اور تم میں سے ضرور ایک شخص قیامت کے دن اللہ اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو ترجمہ کرے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہاری طرف کوئی رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تم کو تبلیغ کی؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تم نہیں دیا تھا۔ جو تم سے زائد تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو صرف جہنم نظر آئے گا اور بائیں طرف دیکھے گا تو صرف جہنم نظر آئے گا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کے صدقے) سے اور جس کو کھجور کا ٹکڑا نہ ملے تو وہ کوئی نیک بات کہہ دے حضرت عدی رضی

CamScanner

...عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مسافرہ کو دیکھا جس نے الحیرہ سے سفر کر کے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اس کو اللہ کے سوا کسی کو خوف نہیں تھا اور میں ان لوگوں سے تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو کھولا اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم ضرور وہ نشانی دیکھ لو گے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ ایک آدمی مٹھی بھر (سونا یا چاندی) لے کر نکلے گا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص474حدیث10

(۱) صحیح البخاری، ص292، کتاب المناقب461ب25حدیث3595

(۲) صحیح البخاری، ص111، کتاب الزکاۃ24باب9حدیث1413

حدیث 11 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ فوت ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہے اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص475حدیث11

(۱) انتخاب بخاری ص20حدیث نمبر33

CamScanner

حدیث 12 حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کی پوستین لائی گئی اور ان کے سامنے رکھ دی گئی اور قوم میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسریٰ بن مہر منر کے کنگن حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیے انہوں نے ان کو اپنے ہاتھوں میں پہن لیا جو ان کے کندھوں تک پہنچ گئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں کنگن دیکھے تو فرمایا الحمد اللہ! امام شافعی نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ کی کلائیوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا تھا گویا کہ تمہارے ہاتھ کسریٰ کے کنگن حضرت سراقہ کو پہنائے تو کہا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کسریٰ بن ہرمز سے کنگن چھین کر سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کو پہنائے جو نبو مدلج ایک اعرابی ہے۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص475حدیث12

(۱) دالائل النبوۃ للامام البیھقی، جلد 6، ص325

حدیث 13 حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے دنیا کو میرے لیے اُٹھالیا اور میں دنیا کی طرف اور قیامت تک دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ان ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھ رہا ہوں جو اللہ عزوجل کے حکم سے روشنی ہیں اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان کو روشن کیا جس طرح نبیوں کے لیے روشن کیا تھا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص475حدیث13

مجمع الزوائد، جلد8، ص510

حدیث 14 حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سامان کی کمی غربت اور افلاس کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ مجھے تم پر اشیاء کی قلت کی بہ نسبت اشیاء کی کثرت کا زیادہ خوف ہے بہ خدا یہ دین تم میں رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالی تمہارے لیے سرزمین فارس، سرزمین روم اور سرزمین حمیر فتح کردے گا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص474حدیث14

دلائل النبوۃ الامام البیہقی، جلد6 ص327۔

سنن ابی داؤد، ص1406، کتاب الجہاد15، باب3، حدیث2483

مسند امام احمد بن جنبل جلد5، ص799

حدیث 15 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ جمعہ نازل ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھی:

وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (الجمعہ:3)

ترجمہ اور وہ نبی ان میں سے دوسروں کو بھی (کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کا باطن صاف کرتے ہیں) جو ابھی ان سے لاحق نہیں ہوئے۔

تو ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کون ہیں!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا حتی کہ اس نے دو یا تین مرتبہ سوال کیا اور ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا (ستارے) کے پاس بھی ہو تو ان کی طرف کے لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4ص475حدیث

(۱) صحیح البخاری، ص419، کتاب التفسیر 65باب 1 حدیث 4897

(۲) صحیح البخاری، ص419، کتاب التفسیر 65باب 1 حدیث 4897

(۳) صحیح المسلم، ص1124، کتاب فضائل الصحابہ باب 105، حدیث 6497

(۴) سنن الترمذی، جلد 4، ص255، کتاب تفسیر القرآن 48باب 62 حدیث 3310

(۵) السنن الکبری امام نسائی جلد 6 ص 490 کتاب التفسیر باب 391 حدیث 1159

حدیث 16 حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت تیس سال رہے گی پھر جس کو چاہے گا ملک دیں گا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ج4 ص476 حدیث 17

سنن ابی داؤد، ص1564، ک، تاب السنۃ 39، باب 8 حدیث 4646 دلائل النبوۃ امام البیھقی جلد 6، ص، 341

حدیث 17 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اپنے مرض الموت میں فرمایا میرے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور اپنے بھائی کو بلاؤ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ ئی (خلافت کی) تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہے گا کہ میں (خلافت کے) زیادہ لائق ہوں اور اللہ اور مومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غیر کا انکار کردیں گے۔

حدیث 18 حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے (اک راوی کا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حراء پہاڑ کہا تھا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہا تھے۔ وہ پہاڑ لرزے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے پہاڑ) ساکن ہو جا تجھ پر ایک بنی صلی اللہ علیہ وسلم، ایک صدیق رضی اللہ عنہ اور دو شہید رضی اللہ عنہا ہیں۔

حدیث 19 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

جب یہ آیات نازل ہوئی!

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ لَا تَرْ فَعُوْ آاَصْوَ اتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیّ (الجعرات:2)

ترجمعہ:- اے ایمان والو! نبی کی آواز کے اوپر اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو۔تو
حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہا میں اہل دوزخ سے ہوں اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلس میں حاضر نہیں ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن
معاذ رضی اللہ عنہ سے ان کے متعلق پوچھا اور فرمایا اے ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے؟ کیا وہ
بیمار ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا وہ میرا پڑوسی ہے اور مجھے اس کی بیماری کا کوئی علم
نہیں، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت
کرنے ذکر کیا حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اہل جنت میں سے ہے۔

امام مسلم کی روایت میں ہے

کہ جب حضرت ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان چلتے تھے تو ہم یقین کرتے
تھے کہ یہ جنتی ہیں۔

(حضرت ثابت رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے)

فرشتوں کا صفیں باندھ کر عبادت کرنا

حدیث 20 حضرت ابوزر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں ان چیزوں کو دیکھتا ہوں جن کو تم
نہیں دیکھتے اور ان چیزوں کو سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے، آسمان چر چرا رہا ہے اور اس پر حق
ہے کہ وہ چر چرائے، آسمان میں ہر چار انگشت کی جگہ پر ایک فرشتہ اپنی پیشانی اللہ تعالی کے
حضور سجدے میں جھکائے ہوئے ہیں اللہ کی قسم اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا

...تو تم کم ہنسو اور تم زیادہ روو اور تم بستروں پر عورتوں کے ساتھ لذت حاصل نہ کرو اور تم
...وں میں اللہ کی طرف فریاد کرتے ہوئے نکل جاؤ۔
(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا)

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص969

(1) سنن ترمذی، ج3، ص289، کتاب الذہد37، باب9 حدیث2312

(2) سنن ابن ماجہ، ج4، ص505، کتاب الذہد37، باب19، حدیث4190

(3) مسند امام احمد بن حنبل، ج7، ص211، مسند ابوذر الغفاری، حدیث21848

سابقہ امتوں کی آزمائشیں

...ث 21 حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کعبہ کے سائے میں اپنی چادر پر ٹیک لگائے ہوئے
...ہم نے آپ سے عرض کیا آیا آپ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کرتے آیا آپ ہمارے
...دعا نہیں کرتے! آپ نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کو زمین میں دبا دیا
...پھر اس کے جسم پر آری رکھ کر اس کے جسم کو دو حصوں میں کاٹ دیا جاتا، اور یہ ظلم اسے
...کے دین سے منحرف نہیں کرتا تھا، اور اس کے جسم میں لوہے کی کنگھی چلا کر اس کے
...ت، اس کی رگوں اور اس کے پٹھوں کو چھیل دیا جاتا اور یہ ظلم بھی اسے اس کے دین
...نحرف نہیں کرتا تھا، اور اللہ اپنے اس دین کو مکمل فرمائے گا حتیٰ کہ ایک سوار صفاء سے
...ت موت تک کا سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا البتہ اس کی
...یوں کے متعلق بھیڑیے کا ڈر ہوگا لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن جلد 9ص41

(۱) صحیح البخاری ص294 کتاب المناقب 61باب25حدیث3612

(۲) صحیح البخاری ص312 کتاب المناقب الانصار63باب29حدیث3852

(۳) صحیح البخاری ص597 کتاب الاکراۃ89باب1 حدیث6943

(۴) سنن ابوداؤدص1418 کتاب الجہاد15 کتاب الجہاد15باب107حدیث2649

حدیث 22 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام ا
حضرت سارہ سفر کر رہے تھے، وہ ایک ظالم بادشاہ کے مالک میں گئے اس بادشاہ کو بتایا گ
کہ یہاں ایک شخص آیا ہے اس کی بیوی تمام لوگوں سے حسین ہے، اس بادشاہ نے حضر
ابراہیم علیہ السلام نے کہا یہ میری بہن ہے، پھر حضرت سارہ کے پاس گئے اور ان سے
اے سارہ اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مومن نہیں ہے اور ا
بادشاہ نے مجھ سے تمہارے متعلق سوال کیا تھا تو میں نے اس کو بتایا دیا تھا کہ تم میری بہن
سو تم میرے بیان کی تکذیب نہ کرنا۔ اس بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلوایا جب اس نے ب
نیت سے حضرت سارہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تو اس کا ہاتھ مفلوج ہو گیا۔ اس نے حضرت س
سے کہا تم اللہ سے میرے لیے دعا کرو میں تم کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا، حضرت سارہ نے
کی تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا اس نے دوسری بار بری نیت سے نقصان نہیں پہنچاؤ گا، حضر
سارہ نے دعا کی تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا، پھر اس نے اپنے بعض پہرے داروں کو بلایا

ان سے کہا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ جنیہ عورت کو لے آئے ہو، پھر اس نے حضرت سارہ کو حضرت ھاجر بہ طور خادمہ دے دی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں وہ اس وقت کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے اشارے سے کہا کیا ہوا؟ حضرت سارہ نے بتایا اللہ تعالیٰ نے کافر کی سازش کو خود اس پر الٹ دیا اور اس نے ہاجرہ بہ طور ہدیہ کر دی حضرت ابو ہریرہ نے کہا اے زمزم کے بیٹو وہ تمہاری ماں ہیں۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص68

(۱) صحیح البخاری ص172 کتاب البیوع 34 باب 100 حدیث 2217

(۲) صحیح البخاری ص272 کتاب احادیث الانبیاء 60 باب 8 حدیث 3358

(۳) صحیح المسلم ص1094 کتاب الفضائل 43 باب 41 حدیث 6145

(۵) سنن الکبری امام البیھقی جلد 7 ص599 کتاب الفلع الطلاق 41 حدیث 15144

حدیث 23 حضرت ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:-

میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک مبارک بال ہے جو ہم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے گھر والوں کی جانب سے ملا تھا، حضرت عبیدہ رضی ءاللہ عنہ نے کہا اگر میرے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بال ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص841

حضرت لوط علیہ السلام کی ھجرت اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ھجرت کا بیان

حدیث 24 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کی خبر پہنچنے میں دیر ہوگئی، پس قریش کی ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد کو ایک خاتون کے ساتھ دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ ولم نے پوچھا کس حال میں دیکھا؟ اس نے کہا میں نے ان کو ایک دراز گوش پر دیکھا جو سست روی سے جا رہا تھا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان کی رفاقت کو قائم رکھے بے شک حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص69، سورة العنکبوت29تا30

(۱) دلائل النبوۃ (للبیھقی)، ج2، ص297

(۲) مجمع الزوائد، ج9، ص88، کتاب المناقب37، باب3، حدیث14498

حدیث 25 حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر ہی جہنم ہوگا ان سے کسی نے کہا کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی" (سورة الکھفا، آیت 29)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے جواب میں کہا اس ذات کی قسم جس کے بقبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں اس میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا، حتی کہ میں عنہ وجل کے سامنے پیش کیا جاؤں اور جب تک میں اللہ کے سامنے پیش نہ کیا جاؤں مجھے اس آگ کے سمندر کا یک قطرہ بھی نہیں پہنچے گا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ، ج9، ص104 ، سورۃ العنکبوت29تا30

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، ج6، ص161 ، مسند یعلیٰ بن اُمیہ، حدیث 18124

(۲) السنن الکبریٰ بیہقی، ج4، ص547، کتاب الحج، باب 3 حدیث 8666، 8662

(۳) سنن ابوداؤد، ص407، کتاباالجہاد15، باب9، حدیث 2489

حدیث 26 حضرت ابوسعید خدری ورضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی چار دیواری کی وسعت چالیس چالیس سال کی راہ کی ہے۔

حوالاجات:-

تفسیہ ابن کثیر، ج3، ص297، سورۃ الکہف، آیت29

(۱) سنن الترمذی، ج3، ص424، کتاب صفت جہنم40، باب4، حدیث 2584

جنت کے بالا خانوں کا کون مستحق ہوگا۔

حدیث 27 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی لوگ اپنے بالا خانے کو اس طرح دیکھیں

گے جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں دور سے چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو کیونکہ بعض کے درجات بعض سے زائد ہیں، صحابہ نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ انبیاء کے درجات ہوں گے؟ جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، جلد9، ص107

(۱) صحیح البخاری، ص263، کتاب بدء الخلق 59، باب 8، حدیث 3256

(۲) صحیح البخاری، ص549، کتاب الرقاق 81، باب 51، حدیث 6555، 6556

(۳) صحیح المسلم، ص1170، کتاب الجنۃ 51 باب 3 حدیث 7144

جنت کے بالا خانوں کا کون مستحق ہوگا۔

حدیث 28 حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک بالا خانہ ہے اس کی ظاہری چیزیں اس کی باطنی چیزوں سے نظر آئیں گی اور اس کی باطنی چیزیں اس کی ظاہری چیزوں سے نظر آئیں گی۔ ایک اعرابی نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بالا خانہ کس کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بالا خانہ اس کے لیے ہے جو شیریں گفتگو کرے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو اُٹھ کر اللہ کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص107

(۱) سنن الترمذی، ج3، ص395، کتاب صفۃ الجنۃ 9، باب 3، حدیث 2527

رومیوں کی ایرانیوں پر فتح
کی پیش گوئی کی حدیث

حدیث 29 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے الروم 3 کی تفسیر میں فرمایا۔
مشرکین یہ پسند کرتے تھے کہ اہل فارس وایرانی جو کہ آتش پرست تھے اہل روم
عیسائی جو کہ الوھیت، رسالت اور آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے تھے) پر غلبہ پالیں، کیونکہ
مشرکین اور ایرانی دونوں بت پرست تھے اور مسلمان یہ چاہتے تھے رومی، ایرانیوں پر غالب
آجائیں کیونکہ مسلمان اور رومی دونوں اہل کتاب تھے، مسلمانوں نے اس بات کا حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب رومی غالب آجائیں گے، حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا مشرکین سے ذکر کیا، مشرکین نے کہا آپ رضی اللہ عنہ
ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کرلیں، اگر ہم غالب ہو گئے تو ہمیں اتنی اور اتنی
چیزیں مل جائیں گی اور اگر تم غالب ہو گئے تو تمہیں اتنی اور اتنی چیزیں مل جائیں گی، حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچ سال کی مدت مقرر کرلی، اور پانچ سال میں رومی، ایرانیوں پر
غلبہ نہ پاسکے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اتنی کم مدت کیوں مقرر کی! (قرآن مجید نے فرمایا وہ بضع سنین
میں غلبہ پائیں گے اور بضع سنین کا اطلاق تین سے نو سال تک پر ہوتا ہے پھر اس کے بعد
رومی غلبہ پا گئے۔ سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ غزوہ بدر کے دن رومیوں نے ایرانیوں پر
غلبہ پایا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص129، سورۃ الرومہ، آیات 1 تا 10
(سنن الترمذی، ج4، ص190، کتاب تفسیر القرآن 48، باب 31، حدیث 3193

CamScanner

جنت میں سماع کی تحقیق

حدیث 30 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان میں اور زمین میں فاصلہ ہے اور فردوس سب سے بلند اور افضل درجہ ہے، اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں اور قیامت کے دن اسی پر عرش رکھا جائے گا۔

حوالاجات:- تبیان القرآن، ج9، ص 141

(ا) سنن الترمذی، ج3، ص 397، کتاب صفت الجنۃ 39، باب 4، حدیث 2531

ہر بچہ کی فطرت پر پیدائش کی حدیث

حدیث 31 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے ایک جانور سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم اس میں کوئی ٹوٹ پھوٹ دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو پڑھا

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا. (الروح:30)

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص156

(ا) صحیح البخاری، ص106، کتاب الجنائز 23 باب 79 حدیث 1358، 1359

(۲) صحیح البخاری، ص108، باب 92، کتاب الجنائز 23، 1385

(۳) صحیح البخاری، ص552، کتاب القدر 82، باب 3 حدیث 4775

CS CamScanner

غیر مسلم اموات کے احترام لازم نہ ہونے اور ان کی اہانت کے جواز میں احادیث

حدیث 32 حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-
جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف میں گئے تو ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ابو رغال کی قبر ہے وہ اس حرم میں پناہ لیے ہوئے تھا جو اسے عذاب دور کر رہا تھا جب وہ حرم سے نکلا تو اس کو اس عذاب نے پکڑ لیا جو اس کی قوم پر آیا تھا، پھر اس کو اس جگہ دفن کر دیا گیا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک شاخ بھی دفن کی گئی تھی اگر تم اس کی قبر کھودو گے تو تم کو وہ شاخ مل جائے گی، مسلمان اس کی قبر کھودنے کی طرف جھپٹے اور وہ شاخ قبر سے نکال لی۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، جلد9، ص186۔

(ا) سنن ابوداود، ص1455، کتاب الحرام 19 باب 41 حدیث 3088

زکوۃ کی تاکید اور اس کے فضائل کے متعلق احادیث

حدیث 33 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے وہ مال قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنا دیا جائے گا اس کے ان پر انگور کے برابر دو غدود ہوں گے اس کو طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے

گا، پھر وہ اس شخص کو اپنے جبڑوں سے پکڑے گا پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے اس آیات کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:- جولوگ اس مال میں بخل کرتے ہیں جوان کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا وہ اس (بخل) کو اپنے لیے اچھا گمان نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے بہت بدتر ہے، جس چیز میں انہوں نے بخل کیا ہے اس طوق بنا کر قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، جلد9، ص217

(۱) صحیح البخاری، ص110، کتاب الزکاۃ24، باب3، حدیث1403

(۲) صحیح البخاری، ص374، کتاب التفسیر65، باب14، حدیث4565

(۳) صحیح البخاری، ص386، کتاب التفسیر65، باب34، حدیث4659

﴿ آلات موسیقی کے ساتھ سماع کا حرام ہونا ﴾

حدیث 34 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجو (آلات نمنا) کو حلال دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ جب شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑے کر لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ کہیں گے کہ " کل آنا" اللہ تعالیٰ پہاڑ گرا کر ان کو ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور باجوں وغیرہ کو حلال کرنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص225

(۱) صحیح البخاری، ص480، کتاب الاشربۃ 74، باب 6، حدیث 5590

(۲) السنن الکبرٰی بھیقی، ج10، ص373، کتاب الشھادات، باب 63 حدیث 20987

(۳) موارد الظمآن، ج1، ص596، کتاب الاشربۃ 21، باب 9، حدیث 1384

آسمانوں کا مستدیر (گول) اور ایک دوسرے سے منفصل ہونا

حدیث 35 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے اوپر ایک بادل آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بادل ہے! یہ زمین پر پانی برسانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس بادل کو اس قوم کی طرف بھیج دیتا ہے جو اس کا شکر ادا کرتی ہے نہ اس کو پکارتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جاننے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آسمان دنیا ہے محفوظ چھت ہے اور (گرنے سے) روکی ہوئی موج ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کی درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جاننے والے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور

CamScanner

اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جاننے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے اوپر ایک اور آسمان ہے اور ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آسمانوں کو گنا اور ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جانتے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے اوپر عرش ہے اس کے اور (ساتویں) آسمان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جاننے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے نیچے زمین ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جاننے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے نیچے ایک زمین ہے اور ان دونوں زمینوں کو گنا اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم سب سے نچلی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر اترے گی (یعنی اللہ کا علم اور اس کی قدرت اور اس کی سلطنت ہر جگہ کو محیط ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ الحدید آیت 3) پڑھی۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن ، ج9، ص236

(ا) سنن الترمذی، ج4، ص246، کتاب تفسیر القرآن 48، باب 57 حدیث 3298

گدھے کی آواز کی مذمت اور مرغ کی بانگ فضیلت

حدیث 36 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

نبی صلی علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

حوالاجات:-

تبیان القرآن، ج9، ص269

صحیح بخاری، ص267، کتاب بدؤ الخلق 59، باب 15، حدیث 3303

صحیح مسلم، ص1151، کتاب الذکر والدعاء 48، باب 20، حدیث 6920

سنن ابوداؤد، ص1596، کتاب الادب 35، باب 115، حدیث 5102

نوٹ: حدیث شریف میں ہے کہ کتوں کا یا گدھوں کا رینگنا سنو تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو

جنت لے جانے والے اعمال

حدیث 37 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

ایک دیہاتی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کرنے لگے کہ مجھے ایسے کام کی ہدایت فرمایئے کہ میں وہ کروں تو جنتی ہو جاؤں فرمایا اللہ کو پوجو اس کا کسی کو شریک نہ ٹھراؤ۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ فرضی دو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ وہ بولے قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کبھی اس سے کچھ گھٹاؤں بڑھاؤں گا نہیں پھر جب وہ چل دیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنتی مرد کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔

حوالاجات:۔

(۱) مراۃ المناجیح، جلد 1، ص 44، کتاب الایمان، حدیث 12

(۲) الحق الصریح، جلد 1، ص 141، حدیث 13

(۳) مظاہر حق، جلد 1، ص 131، حدیث 12

زمین کے پھیلنے کی ابتداء

حدیث 38 حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زمین کو مکہ مکرمہ سے پھیلایا گیا"

حوالاجات:۔

(۱) میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص 97

(۲) تفسیر ابن کثیر، جلد 1، ص 35، تفسیر سورۃ الفاتحہ

(۳) تفسیر ابن کثیر، جلد 1، ص 239، تفسیر سورۃ آیت 125

CamScanner

روح کے جسم لطیف ہونے کے بارے میں حدیث

حدیث 39 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھ اس کا پیچھا کرتی ہے۔

حوالاجات:-

(ا) صحیح المسلم ،ص 822، کتاب الجنائز 11، باب 4، حدیث 2130، 2132

(۲) سنن ابن ماجہ، جلد 2، ص 211، کتاب الجنائز 6 باب 6، حدیث 1454، 1455

روح کے جسم لطیف ہونے کے ثبوت ہونے میں حدیث

حدیث 40 حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح پرندہ ہے جو جنت کے درخت میں لٹکا ہوا ہے۔

حوالاجات:-

) سنن الترمذی، جلد 2، ص 532، کتاب فضائل الجہاد 23، باب 13 حدیث 1614

) سنن انسائی، ص 2223، کتاب الجنائز 21، باب 117، حدیث 2075

) سنن ابن ماجہ، جلد 2، ص 209، کتاب الجنائز 6، باب 4، حدیث 1449

) سنن ابن ماجہ، جلد 4، ص 546، کتاب الزھد 37، باب 32، حدیث 4271

قارئین کرام یہ کتاب علم مصطفیٰ بہ زبان مصطفیٰ اختتام تک پہنچ گئی ہے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ یہ کتاب اس کتا کا فائد بہت جلد عام اور خاص اور علماء اور طلباء کرام اور طلبات تک پہنچ جائیں گی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وا سیلے سے بہت جلد مقبول ہو جائے ۔ایک خوشخبری آنے والے وقت میں ہمارے اس تالیف کے بعد آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ ندا یارسول اللہ اثبادا اور اُس پر مخالفین کی طرف سے اعتراضات اور اس کے جوابات قرآن حدیث اور صحابہ کرام اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے ثابت شدہ کتاب آپ کو ملے گا۔

حافظ قاری احسان اللہ محسن نوری جنیدی

(دارالعلوم جامعہ جنیدیہ غفوریہ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

جن کے نورانی فیض سے ہمیں ہدایت نصیب ہوئی۔



پیشکش

مجلس رضائے مصطفیٰ پشاور

Al-Ikhlas Graphics Ph: 091-2580037 Mob: 0300-2533393